20709-کیا سودي قرضہ سے خریدي گئی جائداد کا وارث بننا جائز ہے ؟

سوال

کیا مسلمان کے لیے سودي قرضے سے خریدي گئی جائداد کا وارث بننا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

جس نے بھی سودي قرض لیا اور پھر اس قرضے سے جائداد خریدي تو اس کے فوت ہونے کے بعد یہ جائداد بھی اس کے ترکہ میں شامل ہوگی اور وہ وراثت بنے گی، اور مرنے والے شخص کو سودي لین دین کرنے کی بنا پر گناہ ہوگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(حرام کمائی کا مال صرف کمائی کرنے والے پر حرام ہے مثلا سود، لھذا جب سودي لین دین کرنے والا شخص فوت ہوجائے تو ورثاء کے لیے اس کا مال حلال ہے، لیکن جو اشیاء بعینہ حرام ہیں مثلا شراب وغیرہ تو یہ نقل کرنے والے اور جس کی طرف منتقل ہوا اس پر بھی حرام ہے، اور اسی طرح جو چیز حرام ہو اور اس میں حرمت باقی رہے مثلا غصب اور چوري کردہ اشیاء، تو اگر کسی انسان نے کوئی چیز چوري کی اور مر گیا تو وہ چیز وارثوں کے لیے حلال نہیں ہوگی اور پھر اگر اس کے مالک کا علم ہو تو وہ چیز اسے واپس کی جائے گی وگرنہ مالک کی جانب سے صدقہ کردي جائے گی) انتھی. لقاءات الباب المفتوح سے لیا گیا (304/1)

اور مستقل فتوي کمیٹی نے سودي قرضہ سے گھر بنانے والے شخص کے بارہ میں فتوي دیا کہ اس پر توبہ واستغفار کرنا لازم ہے، لیکن عمارت منہدم کرنا لازم نہیں بلکہ رہائش وغیرہ کرکے نفع حاصل کرنا جائز ہے. دیکھیں فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (411/13)

واللہ اعلم.